النمل
چیونٹی

اور

حجتِ خدا

مؤلف

سیّد حسین محمد نقوی الامروہوی

النمل (چیونٹی)

اور

حجت خدا

مؤلف

سیّد حسین محمد نقوی الامروہوی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : النمل (چیونٹی) حجت خدا

مولف : سیّد حسین محمد نقوی الامروہوی

سال طباعت : 2009ء

ناشر : سیّد ناصر مہدی نقوی

ادارۂ تصنیف وتالیف

366 طارق بلاک گارڈن ٹاؤن، لاہور

0300-4381963

مطبع : اظہار سنز پرنٹرز، 9 ریٹی گن روڈ، لاہور

طابع : سیّد اظہار الحسن رضوی

سرورق : سیّد محمد علی عظیم رضوی

تعداد : 1000

ہدیہ : -/60 روپے

اسٹاکسٹ : افتخار بک ڈپو۔ اسلام پورہ، لاہور

انتساب

میں اپنی اس کتاب کو حضرت امام العصر والزمان علیہ السلام
کے حضور بطور ہدیہ پیش کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

غلام امام زمانہؑ

سید ناصر مہدی نقوی (ناشر)

یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	سوانح حیات	5
2	ابتدائیہ	8
3	چیونٹیوں کی خبر	9
4	سورہ النمل	11
5	تفسیر	15
6	چند اہم نکات	22
7	حضرت سلیمانؑ اور شکرِ الٰہی	25
8	حضرت سلیمانؑ اور عملِ صالح	27
9	حجت خدا	29
10	چیونٹیوں پر تحقیق	35
11	چیونٹیوں کی خبر پر غور وفکر	38
12	دی فری انسائیکلو پیڈیا سے اقتباس	39
13	مخملی چیونٹیاں	43
14	چیونٹیوں کی معلومات سے سبق	44
15	**حجت خدا**	46
16	نتیجہ	60
17	خط بنامِ شہزادی فاطمۃ الزہراؑ	63
18	ہماری مطبوعات	70

سوانح حیات

مجھے فخر ہے کہ میں سادات نقوی سے حضرت سید حسین شرف الدین شاہ ولایت کی اولاد ہوں جن کی اولاد اکثریت امروہہ ضلع مراد آباد (ہندوستان) میں آباد ہے۔ حضرت شاہ ولایت ایک ممتاز خدا رسیدہ درویش تھے آپ نے سنت ابراہیمیؑ پر عمل کر کے واسط (عراق) سے ہجرت فرمائی اور وارد شہر امروہہ ہوئے جہاں آپ کا مقبرہ آپ کی روحانی عظمت و بزرگی کی زندہ یادگار ہے۔ حضرت شاہ ولایت کی اولاد نے تقریباً سو سال تک ملک کے نظم و نسق میں اہم کردار ادا کیا۔ مغلیہ عہد میں اعلیٰ مناصب پر فائز رہے اور اس کے بعد ہندوستان کی تاریخ کے نازک دور میں اسلام اور آزادیٔ عوام کے لیے بیش بہا قربانیاں دیں ۱۸۵۷ء کی انگریزوں کے خلاف اولاد حضرت شاہ ولایت نے بالعموم اور راقم الحروف کے آباؤ اجداد نے بالخصوص لڑائیاں لڑیں اور اپنی جانوں کا نذرانہ دیا۔

تحریک قیام پاکستان میں سادات امروہہ نقویہ نے من حیث القوم

حصہ لیا اور ۱۹۴۷ء میں بعد قیام پاکستان کثیر تعداد نے امروہہ سے ہجرت کی اور پاکستان کے مختلف شہروں میں آباد ہوئے اور اپنی انفرادی، مذہبی، تمدنی اور علمی صدیوں پرانی خاندانی خصوصیات اور ورثہ کو اب تک باقی رکھا ہے۔

راقم الحروف یکم نومبر ۱۹۲۳ء کو امروہہ میں ایک باعلم گھرانہ میں پیدا ہوا راقم الحروف کے والد ماجد مولوی سید سیادت حسین نقوی مرحوم ایک ممتاز عالم دین اور متعدد کتب کے مصنف تھے ۱۹۴۷ء میں راقم الحروف نے معہ اپنے خاندان کے امروہہ سے ہجرت کی اور لاہور کو مسکن بنایا ۱۹۵۱ء میں ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کر کے وکالت کا پیشہ اختیار کیا ہمت مرداں مدد خدا کے مصداق اپنے پیشہ میں ترقی کے منازل اور سپریم کورٹ کے ایڈووکیٹ کی حیثیت سے شہرت حاصل کی علاوہ ازیں فلاحی، مذہبی اور قومی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آل پاکستان شیعہ لائرز لیگ قائم کیں اور ان جماعتوں کی صدارت بھی کی۔ قانونی پیشے سے متعلق اور مذہبی کئی کتابیں تصنیف کیں جن میں سے قانون اوقاف۔ اسلامی دستور حکومت۔ اسلام اور امیر اسلام، ظہور امام مہدی علیہ السلام قریب تر ہے، دست انتقام، آداب علم و معاشرت، جہاد

حکومت الٰہیہ کے آخری تاجدار کا ظہور، تشرف ملاقات، عظمت سادات اور حج اور اس کا عبادی وسیاسی پہلو قابل ذکر ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

مسلمانوں خواب غفلت سے بیدار ہو۔ نیک ہواور ایک ہو اپنے قبلہ کو درست کرلو وہ صبح طلوع ہونے والی ہے جب ایک مرد آہن، مرد مومن، باعمل اور باکردار شخصیت ظہور پذیر ہونے والی ہے جو دنیا سے تمام برائیوں کا خاتمہ کردے گی اور صداقت کا راستہ بتائے گی، حقدار کو حق دلوائے گی ظلم، جھوٹ اور فریب کے تمام راستے بند کردے گی مظلوم کی حمایت اور ظالم کو اس کے انجام تک پہنچائے گی ذرا سا انتظار کرو وہ ذات گرامی ظہور کرنے والی ہے۔

ہم نے اپنی کتاب موسومہ ''ظہور امام مہدی علیہ السلام قریب تر ہے'' کے حصوں میں ان علامات اور واقعات کا تذکرہ کیا ہے جو ظہور سے قبل وقوع پذیر ہوں گے ان میں فسق و فجور، فحاشی، منکرات، فتنہ فساد، شراب خوری وغیرہ غرضیکہ ہر برائی کا کھلے عام ہونا اور دین سے دوری قرآن اور احکام الٰہی سے دوری اور ان کی خلاف ورزی وغیرہ ہیں موجودہ زمانہ میں ان کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔

چیونٹیوں کی خبر

حال ہی میں ایک خبر روزنامہ اخبار ''ایکسپریس'' لاہور مورخہ 21 مئی 2008ء میں شائع ہوئی جو ذیل میں تحریر کی جاتی ہے۔

''امریکہ: برقی آلات کھانے والی چیونٹیوں نے خلائی مرکز کا رخ کر لیا۔ واشنگٹن (اے پی پی) بحری جہاز کے ذریعہ امریکی ریاست ٹیکساس پہنچنے والی اربوں چیونٹیوں نے بڑی تعداد میں برقی آلات کھا جانے کے بعد بوسٹن میں خلائی تحقیق کے امریکی ادارہ ناسا کے سپیس سنٹر کا رخ کر لیا۔ ذرائع ابلاغ کی رپورٹ کے مطابق بھورے رنگ کی انتہائی مختصر جسامت کی ان چیونٹیوں کی مرغوب غذا برقی آلات ہیں اور اب تک درجنوں کمپیوٹر خوروں سے خبردار کرنے والے الارم سسٹم، بجلی کے میٹر، آئی پوڈز اور ٹیلیفون ایکسچینج ان کی خوراک بن چکے ہیں امریکی ماہرین کے مطابق حشرات اور کیڑے مکوڑوں کے خاتمہ کے لیے استعمال ہونے والا زہریلا سپرے ان چیونٹیوں پر کوئی اثر نہیں کرتا اور نہ ہی ایک گروپ میں موجود ملکہ چیونٹی کو مارنے کا ان پر کوئی اثر پڑتا ہے اس لیے کہ عام چیونٹیوں کے برعکس

یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل

ان کے ایک گروپ میں کئی ملکائیں ہوتی ہیں۔ مزید برآں عام چیونٹیوں کے برعکس یہ چیونٹیاں قطار میں نہیں چلتیں۔ اس وقت یہ چیونٹیاں ریاست ٹیکساس کے پانچ اضلاع میں پھیل چکی ہیں اور ان پر قابو پانے کا موجودہ ہر طریقہ ناکام نظر آتا ہے۔''

سورہ النمل

قبل اس کے کہ اس خبر کا تجزیہ کیا جائے مناسب خیال کیا جاتا ہے کہ قرآن مجید کے سورہ "النمل" پر غور کیا جائے ہم مولوی فرمان علی صاحب مرحوم کے قرآن پاک کے اس سورۃ کا ترجمہ تحریر کر کے حاشیہ پر تحریر تفسیر کا ذکر کرتے ہیں۔ اس سورہ میں قرآن کی حقیقت مومن کی مدح، کفار کی خدمت، حضرت موسیٰؑ کا تذکرہ حضرت داؤدؑ و سلیمانؑ کا قصہ چیونٹیوں کی کہانی بلقیس کا قصہ وغیرہ کا ذکر ہے۔

ترجمہ:

یہ ترجمہ صرف ان آیات پر مشتمل ہے جہاں چیونٹیوں کا ذکر ہے۔

"جناب سلیمانؑ، جناب داؤدؑ کے وارث ہوئے اور کہا لوگو ہم کو (خدا کے فضل سے) پرندوں کی بولی بھی سکھائی گئی ہے اور ہمیں ہر چیز عطا کی گئی ہے......اور سلیمانؑ کے سامنے ان کے لشکر جس کی تعداد روایات کے مطابق یہ ہے کہ آپ کا لشکر سو کوس میں رہتا تھا۔ پچیس کوس میں آدمی، پچیس کوس میں جنات، پچیس کوس میں پرند اور پچیس کوس میں چوپائے رہتے

یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل
یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل

تھے۔ جناب سلیمانؑ کے سامنے ان سب لشکروں کو جمع کیا جاتا تھا وہ سب پھر منتیل منتیل چلتے تھے ایک دن جناب سلیمانؑ چیونٹیوں کے میدان میں آنکلے تو ایک چیونٹی بولی اے چیونٹیوں اپنے اپنے سوراخوں میں گھس جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمانؑ اوران کا لشکر تمہیں روند ڈالے اورانہیں اس کی خبر بھی نہ ہو۔ جناب سلیمانؑ اس کی اس بات پر مسکرا کر ہنس دیئے اورعرض کی پروردگار مجھے توفیق عطا فرما کہ جیسی جیسی نعمتیں تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر عطا فرمائی ہیں میں ان کا شکریہ ادا کروں اور میں ایسے نیک کام کروں جسے تو پسند فرمائے اورتو اپنی خاص مہربانی سے مجھے اپنے نیکوکار بندوں میں داخل فرما''

سورۂ نمل کی آیات 17 تا 19 کی شرح ترجمہ اورتفسیر کی کتاب تفسیر نمونہ جلد 8 میں اس طرح ہے:-(صفحہ 233 تا 238)

۱۷۔ وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُہٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ٥

۱۸۔ حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ لا قَالَتْ نَمْلَةٌ
يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ج لَا يَحْطِمَنَّكُمْ
سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ لا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ٥

۱۹۔ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ
اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ
وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِيْ
بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ٥

ترجمہ:

۱۷۔ سلیمان کے جنوں، انسانوں اور پرندوں کے لشکر ان کے پاس جمع ہوئے اور وہ اس قدر زیادہ تھے کہ آپس میں ملحق ہونے کے لیے انہیں توقف کرنا پڑتا۔

۱۸۔ یہاں تک کہ ایک روزہ چیونٹیوں کی سرزمین کی طرف آنکلے تو ایک چیونٹی نے کہا "اے چیونٹیو! تم اپنے بلوں میں گھس جاؤ کہیں سلیمان اور ان کا لشکر تمہیں بے خبری

میں روند نہ ڈالے۔

۱۹۔ (سلیمان) اس کی بات پر مسکرا دیئے اور ہنس کر کہا:
پروردگار! جو نعمتیں تو نے مجھے اور میرے ماں باپ کو عطا
فرمائی ہیں مجھے ان کے شکر کی توفیق عطا فرما اور مجھے توفیق
دے کہ میں وہ عمل صالح انجام دوں جو تیری رضا کا سبب
بنے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں کے زمرے
میں داخل فرما۔

تفسیر

حضرت سلیمانؑ وادی نمل میں

اس سورت کی اور سورۃ سبا کی آیات سے یہ بخوبی سمجھی جاتی ہے کہ حضرت سلیمان کی داستان حکومت کوئی عام سا واقعہ نہیں ہے بلکہ اس میں مختلف قسم کی غیر معمولی باتیں ہیں اور بہت سے معجزات پائے جاتے ہیں ان میں سے کچھ تو اسی سورت میں بیان ہوئے ہیں مثلاً جناب سلیمانؑ کا جنوں اور پرندوں پر حکومت کرنا، چیونٹیوں کا کلام سمجھ لینا اور ہدہد سے ہم کلام ہونا، اسی طرح کچھ واقعات سورہ سبا میں بیان ہوئے ہیں۔

درحقیقت خداوندی عالم نے ایسی عظیم حکومت کے قیام اور اتنی عظیم طاقتیں جناب سلیمانؑ کے لیے مسخر کر کے اپنی قدرت کا مظاہرہ فرمایا ہے اور ایک موحد انسان کے نزدیک قدرت خدا کے آگے یہ کام بالکل آسان ہے۔

انہی آیات میں سب سے پہلے فرمایا گیا ہے سلیمان کے جنوں، انسانوں اور پرندوں کے لشکران کے پاس جمع ہوگئے (وحشر

یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل
یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل

سلیمان جنودہ من الجن والانس والطیر)

لشکر والوں کی تعداد اس قدر زیادہ تھی کہ نظم وضبط کو برقرار رکھنے کے لیے حکم دیا جاتا کہ "اگلی صفوں کو روکے رکھیں اور پچھلی صفوں کو چلاتے رہیں تا کہ سب مل کر حرکت کریں (فھم یوزعون)

"یوزعون" "وزع" (بروزن "جمع) کے مادہ سے ہے جس کا معنی ہے روکنا اور جب اس کا اطلاق فوج اور لشکر وغیرہ پر ہو تو اس کا مطلب ہے کہ لشکر کے اگلے حصے کو روکے رکھیں تا کہ پچھلے حصے کے فوجی بھی اس کے ساتھ آملیں اور افتراق و بدنظمی پیدا نہ ہو۔

"وزع" کسی چیز کے بارے میں لالچ کرنے اور اس کے ساتھ ایسا زبردست تعلق پیدا کرنے کے معنی میں ہے جو انسان کو دوسرے کاموں سے روک دے۔

"حشر" "حشر" (بروزن "نشر") کے مادہ سے ہے جس کا معنی ہے کثیر تعداد کے افراد کو اپنے ٹھکانوں سے نکال کر میدان جنگ وغیرہ کی طرف لے چلنا۔ اس سے اور اسی طرح بعد والی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے کسی علاقے پر لشکر کشی کی تفصیل واضح طور پر معلوم نہیں ہے چونکہ بعد والی آیت "وادی نمل" کے

بارے میں گفتگو کرتی ہے لہٰذا بعض مفسرین نے اس آیت سے یہ سمجھا ہے کہ وہ "وادی النمل" (چیونٹیوں کی سرزمین) طائف کے قریب کا علاقہ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ شام کے نزدیک کی سرزمین ہے۔

لیکن چونکہ اس موضوع کے بیان میں کوئی اخلاقی یا تربیتی پہلو نہیں پایا جاتا۔ لہٰذا آیت میں اس بارے میں مزید گفتگو نہیں ہوئی۔

بعض مفسرین نے اس بارے میں بھی اختلاف کیا ہے کہ کیا تمام جن وانس اور پرندے حضرت سلیمانؑ کے لشکر میں شامل تھے (ایسی صورت میں آیت میں مذکور "من" بیانیہ ہوگا) یا ان میں سے کچھ افراد لشکر میں شامل تھے (تو ایسی صورت میں "من" "تبعیض" کا ہوگا) یہ ایک اضافی بحث معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس بات میں شک نہیں کہ جناب سلیمان علیہ اسلام کی تمام روئے زمین پر حکومت نہیں تھی بلکہ ان کی حکومت میں شام، بیت المقدس اور شاید اس کے اطراف کا کچھ علاقہ شامل تھا۔

حتیٰ کہ بعد والی آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دور میں آپ نے یمن کی سرزمین پر بھی تسلط حاصل نہیں کیا تھا بلکہ "ہدہد" کے واقعے

اور ملکہ سباء کے ایمان لانے کے بعد آپ نے وہاں غلبہ پایا۔

''تفقد الطیر'' سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب سلیمانؑ کے زیر فرمان پرندوں میں ایک ہدہد بھی تھا جب سلیمان علیہ السلام نے اسے غیر حاضر پایا تو اس کے بارے میں پوچھ گچھ کی اگر تمام پرندے ہوتے جن میں ہزاروں کی تعداد میں ہدہد بھی ہوتے اور ان میں سے ایک یہ پرندہ بھی تو یہ تعبیر صحیح نہ ہوتی (غور کیجیے گا)

بہر حال جناب سلیمانؑ اس عظیم لشکر کیساتھ چلے حتیٰ کہ چیونٹیوں کی سرزمین پر پہنچ گئے (حتی اذا اتوا علی واد النمل)

یہاں پر چیونٹیوں میں سے ایک چیونٹی نے دوسری چیونٹیوں سے مخاطب ہو کر کہا:

''اے چیونٹیو! اپنے اپنے بلوں میں چلی جاؤ تاکہ سلیمانؑ اور ان کا لشکر تمہیں بے خبری میں پامال نہ کردے

(قالت نملة یا ایها انمل ادخلوا مساکنکم لا یحطمنکم سلیمان و جنوده وهم لا یشعرون)1

اس سرزمین میں جناب سلیمانؑ اور ان کے لشکر کی آمد سے چیونٹی کیونکر مطلع ہوئی اور اس نے اپنی آواز دوسری چیونٹیوں تک کیونکر

پہنچائی اس بارے میں تفصیلی گفتگو انشاء اللہ نکات کی بحث میں آئے گی۔

البتہ ضمنی طور پر اس جملے سے یہ استفادہ ہوتا ہے کہ سلیمانؑ کی عدالت چیونٹیوں تک پر آشکار ہوگئی کیونکہ اس جملے کا مفہوم یہ ہے کہ اگر وہ اس بات کی طرف متوجہ ہوں تو ایک کمزوری چیونٹی کو بھی پامال کرنا گوارا نہیں کرتے چنانچہ اگر وہ پامال کرتے ہیں تو ان کی اس طرف توجہ نہیں ہوتی!

سلیمانؑ یہ سن کر مسکرا دیئے اور ہنسے (فتبسم ضاحکا من قولها)

حضرت سلیمانؑ کس وجہ سے ہنسے؟ اس بارے میں مفسرین کے درمیان اختلاف ہے ظاہر امر یہ ہے کہ بذات خود یہ قضیہ ایک عجیب چیز تھی کہ ایک چیونٹی اپنے ساتھیوں کو سلیمانؑ کے عظیم لشکر سے آگاہ کرے اور اس کی بے توجہی کا ذکر کرے اور یہی عجب امر جناب سلیمانؑ کے ہنسنے اور مسکرانے کا سبب بنا۔

بعض مفسرین نے یہ بھی کہا ہے کہ آپ کی یہ ہنسی خوشی کی ہنسی تھی کیونکہ آپؑ کو معلوم ہوگیا کہ چیونٹی تک کی مخلوق ان کی اور ان کے لشکر

یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل

یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل

والوں کی عدالت اور تقویٰ کا اعتراف کرتی ہے۔

بعض مفسرین کہتے ہیں کہ آپؑ کی خوشی کا سبب یہ تھا کہ خداوند عالم نے انہیں اس قدر قدرت عطا فرمائی کہ لشکر عظیم کے شور وغل کے باوجود چیونٹی جیسی مخلوق کی آواز سے غافل نہیں ہیں۔

بہر حال وجہ خواہ کچھ بھی ہو اس موقع پر جناب سلیمان علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں چند معروضات پیش کیں۔ پہلی یہ کہ خداوندا! جو نعمتیں تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی ہیں ان کا شکر کرنے کا طریقہ مجھے سکھادے۔

(وقال رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلی والدین)1

تاکہ میں اپنی ان تمام عظیم نعمتوں کو تیری اس راہ میں بروئے کار لاؤں جس میں تیری خوشی اور رضا ہے اور میں جادہ حق سے انحراف نہ کروں کیونکہ ان تمام نعمتوں کا شکر تیری امداد اور نصرت کے بغیر ناممکن ہے۔

دوسری یہ کہ "مجھے توفیق عطا فرما تاکہ ایسا نیک عمل بجالاؤں کہ جس سے تو راضی ہو (وان اعمل صالحا ترضاہ)

کیونکہ میرے لیے یہ لشکر وسپاہ اور حکومت وسلطنت کوئی اہمیت نہیں رکھتے اہم چیز یہ ہے کہ میں ایسے نیک اعمال بجالاؤں جس سے تو راضی ہو چونکہ "اعمل" فعل مضارع کا صیغہ ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جناب سلیمان نے دائمی توفیق کی درخواست کی ہے۔

آخر میں تیسری عرض داشت یہ پیش کی کہ پرودگارا ! مجھے اپنی رحمت کے ساتھ اپنے صالح بندوں کے زمرے میں شامل فرما (وادخلنی بر حمتکہ عبادک الصالحین)

یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل

چند اہم نکات

1- جناب سلیمانؑ کا جانوروں کی بولی جاننا:-

حیوانات کی دنیا کے بارے میں ہمیں زیادہ معلومات نہیں ہیں اور اس بارے میں تمام ترقی کے باوجود ابھی تک اس پر شک وابہام کے پردے پڑے ہوئے ہیں۔

البتہ بہت سے کاموں میں ہم ان کی فہم سمجھ اور مہارت کے آثار ضرور دیکھتے ہیں۔

شہد کی مکھیوں کا گھر بنانا، شہد کے چھتے کا منظّم و مضبوط کرنا، چیونٹیوں کا موسم سرما کی ضروریات کے لیے اپنی غذا کو ذخیرہ کرنا جانوروں کا دشمن سے اپنا دفاع کرنا حتیٰ کہ ان کا بہت سی بیماریوں کے علاج سے باخبر ہونا، دروازے کے فاصلوں سے اپنے آشیانوں اور بلوں تک واپس لوٹ آنا لمبے اور طویل فاصلے طے کر کے منزل مقصود تک پہنچنا، آئندہ حوادث کے بارے میں پیشگی اندازہ لگالینا وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حیوانات کی پراسرار زندگی کے بارے میں ابھی تک بہت سے مسائل ایسے ہیں جو قابل

حل ہیں۔

ان تمام باتوں سے ہٹ کر بہت سے جانور ایسے ہیں کہ اگر انہیں سدھایا جائے اور ان کی تربیت کی جائے تو وہ ایسے ایسے عجیب و غریب کارنامے انجام دیتے ہیں جو انسان کے بھی بس میں نہیں ہوتے۔

لیکن پھر بھی اچھی طرح معلوم نہیں کہ وہ انسانی دنیا سے کس حد تک باخبر ہیں؟ کیا وہ واقعاً یہ جانتے ہیں کہ ہم (انسان) کون لوگ ہیں اور کیا کرتے ہیں؟ ہوسکتا ہے ہمیں ان میں اس قسم کے ہوش اور سمجھ کے آثار نہ ملیں لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ ان میں ان چیزوں کا فقدان ہے۔

اسی بناء پر اگر ہم نے مندرجہ بالا داستان میں یہ پڑھا ہے کہ چیونٹیوں کو جناب سلیمانؑ کے اس سرزمین میں آنے کی خبر ہوگئی تھی اور انہیں اپنے بلوں میں گھس جانے کا حکم ملا تھا تاکہ وہ لشکر کے پاؤں تلے کچلی نہ جائیں اور سلیمانؑ بھی اس بات سے باخبر ہوگئے تھے تو زیادہ تعجب کی بات نہیں ہے۔

اس کے علاوہ ..... جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں..... سلیمانؑ کی

حکومت غیر معمولی اور معجزانہ امور پر مشتمل تھی اسی بناء پر بعض مفسرین نے اپنے نظریے کا اس طرح اظہار کیا ہے کہ سلیمان علیہ السلام کے دور حکومت میں بعض جانوروں میں اس حد تک آگاہی کا پایا جانا ایک اعجاز اور خارق عادت بات تھی لہذا اگر دوسرے ادوار میں اس قسم کی باتیں جانوروں میں نہیں ملتیں تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

ان کی اس قسم کی گفتگو کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں سلیمانؑ اور چیونٹی یا سلیمانؑ اور ہدہد کی داستان کو کنایہ، مجاز یا زبان حال وغیرہ پر محمول کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ظاہر امر کی حفاظت اور حقیقی معنی پر محمول کرنے کا امکان بھی موجود ہے۔

2- حضرت سلیمانؑ اور شکرِ الٰہی :-

الٰہی حکمرانوں اور ظالم و جابر حکمرانوں کے درمیان ایک بڑا فرق یہ ہے کہ جب ظالموں کو حکومت حاصل ہوتی ہے تو وہ غرور اور غفلت میں غرق ہو کر تمام انسانی اقدار کو فراموش کر دیتے ہیں اور اپنی خودسری کا شکار ہو جاتے ہیں جبکہ خدائی حکام جب اقتدار حاصل کر لیتے ہیں تو اسے اپنے دوش پر ایک عظیم ذمہ داری سمجھتے ہیں، دوسروں سے زیادہ خدا کی بارگاہ کا رخ کرتے ہیں اس عظیم ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق خدا سے طلب کرتے ہیں جیسا کہ سلیمان علیہ السلام نے سریر قدرت پر پہنچنے کے بعد جس سب سے اہم چیز کا خدا سے سوال کیا وہ شکرِ خدا کی ادائیگی اور نعمتوں کو راہِ حق اور بندوں کی فلاح میں استعمال کرنے کا سوال تھا۔

اور پھر قابل توجہ یہ بات ہے کہ انہوں نے اپنی درخواست کو "اور عنی" کے لفظ سے شروع کیا ہے جس کا مفہوم اس عظیم مقصد کے انجام دینے کے لیے اندرونی ہدایت اور تمام باطنی طاقتوں کو اکٹھا کرنا ہے گویا سلیمانؑ خدا سے دعا کر رہے ہیں خدایا مجھے اس قدر قدرت عطا

فرما کہ میں اپنے فرائض ادا کرنے کے لیے اپنی تمام اندرونی توانائیوں کو اکٹھا کر کے تیرا شکر ادا کروں اور اپنے فرائض کو پورا کروں اور تو ہی مجھے اس راستے پر چلاتا رہ کیونکہ یہ نہایت ہی کٹھن، خوفناک اور طولانی سفر ہے اور اس جیسی عظیم حکومت میں تمام لوگوں کے حقوق کی ادائیگی کا یہی راستہ ہے۔

جناب سلیمانؑ نے صرف ان نعمتوں کے شکر کی توانائی کا تقاضا نہیں کیا کہ جو خود ان کو ذاتی طور پر عطا کی گئی تھیں بلکہ اپنے ماں باپ کو عطا کی جانے والی نعمتوں کے شکر کی توفیق بھی چاہی کیونکہ انسان کو ملنے والی بہت سی نعمتیں اسے ماں باپ کی طرف سے میراث میں ملتی ہیں اور اس میں شک نہیں کہ خداوندِ عالم جو وسائل ماں باپ کو عطا کرتا ہے وہ اولاد کے لیے بڑی حد تک مدد ومعاون ثابت ہوتے ہیں۔

3- حضرت سلیمانؑ اور عملِ صالح:-

یہ بات بھی باعث دلچسپی ہے کہ باوجود یکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس اس قدر بے نظیر طاقت اور حکومت تھی لیکن انہوں نے خدا سے سوال کیا کہ آپ کو ہمیشہ شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ ان کا خدا کے نیک بندوں میں شمار ہو۔

اس درخواست سے واضح ہوتا ہے کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ اقتدار حاصل کرنے کا مقصد اعمال صالح کی بجا آوری ہے اور باوقار عمل اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے وہ ان اعمال کی بجا آوری کے لیے مقدمہ ہے۔

اعمال صالح بھی خدا کی رضا خوشنودی حصول کا مقدمہ ہیں جو منتہائے مقصود اور سب غایتوں کی آخری غایت ہے۔ دوسری بات یہ کہ صالح افراد کے زمرے میں شمولیت اعمال صالحہ کی ادائیگی سے بھی بڑھ کر ایک بلند درجہ ہے کیونکہ پہلا مرحلہ ذاتی درستی کا ہے اور دوسرا عمل کی دوستی کا (غور کیجیے گا)

دوسرے لفظوں میں بسا اوقات انسان اعمال صالح بجا لاتا ہے لیکن یہ اس کی ذات روح اور وجود میں رچ بس نہیں جاتے لہٰذا

سلیمان خدا سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ انہیں اپنی عنایات میں اس حد تک شامل کردے کہ ان کا صالح ہونا ان کے اعمال سے بھی بڑھ جائے اوران کی روح اوررگ وریشے میں رچ بس جائے اور یہ بات خدا کی رحمت کے بغیر قطعاً ناممکن ہے۔

سچ سچ خدا کا صالح بندہ ہونا کس قدر قیمتی اور انمول عطیہ ہے کہ جناب سلیمان اس قدر جاہ وجلال ملک وسلطنت، حکومت وحشمت کے باوجود یہی درخواست کرتے ہیں کہ خداوند عالم انہیں اپنی رحمت کے زیر سایہ اپنے خالص بندوں میں قرار دے اور ہر وقت انہیں ایسی لغزشوں سے محفوظ رکھے جو انسانوں سے سرزدہ ہوجاتی ہیں۔ خاص کر بڑے منصب پر فائز لوگوں سے اور سربراہانِ حکومت سے۔

حجت خدا

مذہب کے لغوی معنی راستہ کے ہیں یعنی وہ راستہ جو ہادی دین نے بتایا ہو اس کی اور اس کے احکام کی پیروی کرنے کا نام مذہب ہے۔ چونکہ مذہب کا اصل منشا نفس انسانی کی اصلاح اور اس کے کردار کی درستگی ہے اس لیے خداوند عالم کی جانب سے انبیاء علیہم السلام آتے رہے یہاں تک کہ پیغمبرؐ اسلام آخری کتاب قرآن مجید لے کر اور آخری رسول بن کر لوگوں کی ہدایت کے لیے تشریف لائے۔ قرآن کریم ایسا جامع دستور العمل ہے کہ دنیا کے حالات کتنے ہی بدل جائیں لیکن اس کے اصول احکام شریعت و عبادات و معاملات وطریق معاشرت کی ہدایات میں تبدیلی نہیں ہوسکتی۔

پیغمبرؐ اسلام کی رحلت کے بعد اسلامی شریعت کی نگہداشت، دین وملت کا تحفظ اور دنیا کی ہدایت کے لیے وجود حجت خدا سے کوئی زمانہ خالی نہیں رہا ایک امام کے بعد دوسرا امام اس طرح بارہ ائمہ علیہم السلام تشریف لائے اور اس زمانہ میں حضرت صاحب العصرؑ الزمان موجود ہیں جو خلافت الیہ کی منزل ہیں جن کی تمام مخلوقات (ارضی و

سماوی پر حکومت ہے اسی طرح سارے عالم خواہ عالم ارواح ہو عالم جنات ہو عالم حیوانات ہو تمام چرند پرند برو بحر سب آپ کے زیر نگیں ہیں اور آپ کے حکم کے تابع ہیں جس طرح پیغمبر اسلام اور ائمہ اطہار کے زیر نگین اور تابع تھے۔

درحقیقت امام اس مقتدائے خلق و پیشوا کو کہتے ہیں جو خدا کی طرف سے تمام دینی اور دنیوی امور میں تمام مخلوق کا سردار ہو۔ ایسی ہستی کو حجت خدا کے نام سے پکارا جاتا ہے یہ زمین حجت خدا سے کبھی خالی نہیں رہتی۔

انسان کی عقل اس کے لیے انبیاء و مرسلین سے بھی اول ہادی ہے یہ خدا کی جانب سے باطنی حجت ہے جو پوشیدہ ہے جس سے کام لینے کے لیے قرآن مجید میں جا بجا ذکر ہے۔ اس رہنما کا یہ کہنا ہے کہ ہر زمانہ میں ایک ایسے انسان کامل کی ضرورت ہے جو دنیا والوں کے نقائص کو کمالات سے بدل سکے۔ جس طرح جانوروں میں پیشرو ہوتا ہے چیونٹیوں تک میں بھی ایک رہبر و سردار ہوتا ہے شہد کی مکھیوں میں ایک سردار جس کو امیر النحل کہا جاتا ہے ہوتا ہے۔ اسی اصول کے تحت انسانوں میں بھی ایک حجت خدا کا ہونا ضروری ہے جس کے تابع

تمام مخلوق، چرند پرند اور چھوٹی سے چھوٹی مخلوق، حیوانات ونباتات، بحروبر، شجروحجر غرضیکہ ہر وہ چیز جو خدا نے خلق کی ہے تابع ہو نہ صرف یہ بلکہ وہ اشیاء اور چیزیں بھی جن کا موجد خود انسان ہی ہے وہ بھی اس حجت خدا کے حکم کی تابع ہوں۔

اسلام میں سب سے اول حجت خدا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات ہے جنہوں نے خداوند عالم کو اس طرح روشناس کرایا کہ جب کسی کام کو شروع کرو تو اس کی ابتدا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کی جائے تاکہ اس کام میں برکت ہو اور کامیابی ہو اور جو کام بغیر بسم اللہ کے شروع ہوگا تو اس میں کامیابی نہ ہوگی اور اگر ہوگی بھی تو خیر وبرکت نہ ہوگی۔ دیگر مذاہب میں بھی ایسا ہی ذکر ملتا ہے۔ ہندو مذہب میں خواہ کسی فرقے کے لوگ ہوں کسی کام کی ابتدا لفظ ''اوم'' سے کی جاتی ہے۔ ہندو عالموں کے مطابق یہ لفظ خداوند تعالیٰ کے انوار وقدرت وقوت کا مظہر ہے۔ اگر لفظ ''اوم'' کے معنی کا تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ خدا کی بہت بڑی لازوال طاقت اور خدا کا زبردست ہاتھ ان معانی اور مطالب کی روشنی میں اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوگا کہ وہ عظیم الشان ہستی جس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ

جسکی قوت و طاقت خدا کی قوت و طاقت ہے صرف اور صرف امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی ذات گرامی ہے ایک اور عجیب بات یہ ہے کہ چینی اور جاپانی لوگ اوم کو آ وَم یا آہوم کہتے اور لکھتے ہیں ایک یورپین مورخ و متشرق ڈاکٹر ایڈورڈ ولیم لکھتا ہے کہ ''چین اور جاپان کے لوگ ہر کام شروع کرتے وقت آ وَم یا آہوم کہتے اور لکھتے ہیں اور جب ان سے دریافت کیا جاتا ہے کہ ان الفاظ کا کیا مطلب ہے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ ایک بہت بڑی بزرگ ہستی کا نام ہے جو خدائی طاقت رکھتی ہے۔ قدیم ترین جاپانی زبان میں لفظ ''آ وَم یا آہوم'' بالکل لفظ ''حیدر'' کے مشابہ لکھا جاتا ہے جاپانی لوگ اس لفظ کو دیکھتے ہی ایک ہاتھ بلند کر کے سلام کرتے ہیں اور سر جھکا دیتے ہیں ایک مندر میں یہ لفظ سنہری حروف سے لکھا ہوا ہے جس کو سجدہ کیا جاتا ہے۔

ایک اور سیاح مشرق مسٹر ڈولف اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ اس نے جاپانی عالموں سے یہ حیرت انگیز بات سنی کہ اگر یہ لفظ کسی موذی سانپ یا اژدھے کو نظر آجائے تو وہ فوراً ہلاک ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جاپانی فاضل ''نوکن پاک کی'' نے مسٹر ڈولف کو بتایا کہ ایک دفعہ مندر میں ایک بہت بڑا ناگ آگیا پجاری مصروف عبادت تھے وہ سخت

خوفزدہ ہوئے دیوار پر لکھے ہوئے لفظ ''ہوم یا آدم پر اس وقت پردہ پڑا ہوا تھا۔ ایک پجاری نے اس لفظ پر سے کپڑا ہٹا دیا جب اس اژدھے کی نظر اس پر پڑی وہ اسی وقت ہلاک ہوگیا اور اس کا گوشت گل گیا۔ گوالیار میں ایک سادھو ہے جو پانچ مرتبہ لفظ ''حیدر'' کہہ کر سانپ پر پھونک مارتا ہے تو وہ مرجاتا ہے اور جس کو سانپ نے کاٹا ہو اس پر بھی دم کرتا ہے تو زہر اتر جاتا ہے۔

اگر تواریخ عالم کے مطالعہ سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ ہر زمانہ میں ہر مذہب کے ماننے والوں میں ساحر و جادوگر اور شعبدہ باز ہوئے ہیں جو اپنے کرشموں سے لوگوں کو حیرت زدہ کردیتے ہیں اگر ہم ان عالموں اور جادوگروں کے عملیات اور جادو کے الفاظ پر غور کریں کہ آخر یہ چیزیں کیوں اثر پذیر ہوتی ہیں تو معلوم ہوگا کہ ان میں جب تک پنجتن پاک میں سے کسی ایک مقدس ہستی کا اسم مبارک شامل نہ ہو تو وہ عمل قطعی بے تاثیر اور بیکار رہتا ہے چنانچہ ہم ایک انگریزی جادو کا جو جناب عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو سال قبل ایک برطانوی جادوگر مسمی جر بولٹ کے ایک جادو کا نمونہ تحریر کرتے ہیں جو ایسی زبان ہے جس کا سمجھنا مشکل ہے۔ البتہ اس میں الفاظ

یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل
یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل

"TOWAN IN TAWN OF TAOTH WITH TWELVE-DEL BY ZEL ON PEL FOR TELTIPGEL. NEFE FROM COLSH AT FOURTEEN TOACH"

''ان دو الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آئمہ اثنا عشر اور چہاردہ معصومین علیہم السلام کو پکارا گیا ہے اور ان کے وسیلہ سے فریاد میں تاثیر چاہی گئی ہے دنیا کے کسی دوسرے مذہب میں یکجائی طور پر بارہ اور چودہ مقدس ہستیوں کے وجود نہیں سوائے مذہب اثنا عشریہ کے۔

اگر ہم قدیم تاریخ کا بغور مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ ہر قوم میں ہر زمانہ میں جادو ٹونا وغیرہ رائج رہے ہیں۔ اب ہم صرف ایک منتر جو جنگ کے موقع پر پڑھ کر ہندو منتری فوج اور فوجی سامان پر پڑھ کر پھونکتے تھے جس کا ترجمہ تحریر کیا جاتا ہے۔

''لڑائی اگرچہ بہت خطرناک ہے مگر بھگوان کے سنگھ (خدا کے شیر) کے طفیل فتح یقینی ہے وہ جس نے خیبر کا قلعہ توڑا ہے جو دشمن کو بھی چور چور کردے گا۔ اسی طرح دوسرے منتر اولاد کے لیے اور دوسرے کاموں کے لیے پڑھے جاتے ہیں جن میں ان ذوات مقدسہ کے وسیلہ سے دعا کی جاتی ہے۔

چیونٹیوں پر تحقیق

اب ہم اصل مضمون جو چیونٹیوں سے متعلق ہے کی طرف رجوع کرتے ہیں میرے پوتے خرم مہدی نے چیونٹیوں پر مطالعہ کر کے ایک تحریر انگریزی میں مجھے بھیجی جس کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

"چند سال پہلے یہ چیونٹیاں ٹکساس سے براستہ ہوسٹن بندرگاہ آئیں چند سالوں میں ان کی تعداد میں اضافہ ہوا اور اب وہ گھروں تجارت گاہوں اور ناسا میں حملہ آور ہو کر مشکلات پیدا کر رہی ہیں اور برقی آلات کو نشانہ بناتی ہیں جو ناسا کی جانب حملہ آور ہونے کی ایک وجہ ہے۔ یہ چیونٹیاں کس جہاز کے ذریعہ آئیں اور کیسے آئیں اس کا کسی کو علم نہیں یہ کسی نئی نسل کی چیونٹیاں ہیں جس کا سائنسی نام Paratramicha ہے جو nearpuben کی ذیلی نسل ہے جس کو عام اصطلاح میں Rasberry ants کہا جاتا ہے۔ ان کا تعلق حالانکہ Carribean سے ہے لیکن مختلف ہے۔ ان چیونٹیوں کی تعداد کا علم کسی کو نہیں لیکن دوسری ذیلی نسل Carribean کی Paratrenecha اور جنوب مشرق ایشیا

میں پائی جاتی ہیں۔ان چیونٹیوں کوختم کرنا مشکل ہے چونکہ یہ دور دور تک پھیلی ہوئی ہیں یہ بات ٹیکساس کیA&Mیونیورسٹی کے ogar Entonologrot Gold نے کہی ہے۔یہ چیونٹیاں آتشی چیونٹیوں کو کھاتی ہیں پودوں سے میٹھا رس چوستی ہیں۔چھوٹے کیڑوں کو کھاتی ہیں یہ چیونٹیاں انسان کو کاٹتی نہیں لیکن آتشی چیونٹیوں کی طرح نہیں جو سوئی نما کانٹوں سے کاٹتی ہیں۔ان میں زہر نہیں ہوتا اس لیے داغ نہیں پڑتا۔ان چیونٹیوں نے نالیوں کے پمپنگ اسٹیشن کے پمپوں اور بند کمپیوٹر کو برباد کردیا اور ایک گھر کے میٹر کو تباہ کردیا اور آگ لگنے کے الارم کو ناکارہ بنادیا۔

ان چیونٹیوں کی ایک ملکہ کو مارنا کافی نہیں ہوتا۔ماہرین کا کہنا ہے کہ چیونٹیوں کے ایک جھنڈ میں بے شمار ملکائیں ہوتی ہیں یہ کالونیاں اربوں چیونٹیوں سے پر ہوتی ہیں ایک خاص صفت ان چیونٹیوں کی یہ ہے کہ یہ بہت سمجھدار ہوتی ہیں اور ایک کالونی پر انحصار نہیں۔یہ آپس میں مل کر ایک بہتر کالونی بناتی ہیں جن میں تا تعداد ملکائیں ہوتی ہیں محققین یہ بھی کہتے ہیں کہ جو چیونٹیاں مرنے سے بچ جاتی ہیں تو وہ اپنے فائدہ کا سوچتی ہیں اور وہ مردہ چیونٹیوں سے ایک پل تعمیر کرتی

ہیں تا کہ وہاں خطرہ کی جگہ سے محفوظ مقام کی طرف جاسکیں۔

سورہ الفیل میں خداوند تعالیٰ نے ابرہہ بادشاہ یمن کے لشکر کی تباہی کا ذکر کیا ہے۔ حضرت عبدالمطلب کے زمانہ میں یمن کے بادشاہ ابرہہ نے خانہ کعبہ کی طرف خلق خدا کو رجوع دیکھ کر اسے ڈھانے کا ارادہ کیا اور بڑے بڑے ہاتھی لے کر چڑھ آیا جب کعبہ کے قریب پہنچا تو خدا نے ان پر پرندے مسلط کر دیئے جو چھوٹی کنکریاں چونچوں اور پنجوں میں لے کر اڑتے تھے اور جن پر وہ کنکری گرتی مر جاتا اس طرح اس کا لشکر تباہ ہو گیا اور خانہ کعبہ محفوظ رہا۔

چیونٹیوں کی خبر پر غور وفکر

ہم نے سورہ الفیل میں دیکھا کہ کس طرح پروردگار عالم نے خانہ کعبہ کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھا۔ اب ہم چیونٹیوں کی اس خبر پر غور کرتے ہیں کہ کیوں ان چیونٹیوں نے ناسا کا رخ کیا۔ کچھ عرصہ قبل امریکہ نے اسلام دشمنی کی بنا پر کاظمین کے مقامات مقدسہ اور عراق کے مقامات مقدسہ پر تباہی مچائی تھی اور عراق کو تو تباہی کے کنارے پر پہنچا دیا ہے۔ اس روشنی میں اگر ہم چیونٹیوں کی خبر پر غور کریں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچیں گے۔ کہ پروردگار عالم نے چیونٹی جیسی کمزور مخلوق کو اس کام پر معمور کر کے دکھایا کہ امریکہ کے برقی آلات، مشینیں اور دیگر سامان چٹ کر ڈالا اور یہ چیونٹیاں کس طرح دوسرے اضلاع میں بھی پھیل چکی ہیں اور گھروں میں تباہی مچا رہی ہیں اور ان چیونٹیوں کو ختم کرنے کے لیے کوئی زہر بھی ان پر اثر نہیں کرتا۔

دی فری انسائیکلو پیڈیا سے اقتباس

چیونٹیاں سماجی کیڑا ہے اور Waspse اور مکھیوں کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے چیونٹیوں کی ابتدا 110 سے 130 لاکھ سال قبل ہوئی موجودہ وقت میں ان کی بارہ ہزار سے چودہ ہزار اقسام ہیں۔ کالونیوں والی چیونٹیاں چونکہ متحد ہو کر کام کرتی ہیں اس لیے ان کو اونچا مقام دیا جاتا ہے وہ آپس میں تقسیم کار بھی کرتی ہیں۔ ان کا انسان سے ربط رہتا ہے وہ ان کو دوائیوں اور رسومات میں استعمال کرتا ہے۔ بعض اوقات چیونٹیاں فصلوں کو تباہ اور عمارتوں پر حملہ کر کے انسان کا مقابلہ کرتی ہیں۔ چیونٹیاں سوائے انٹارٹیکا کے آئس اینڈ گرین لینڈ اور براعظموں کے دیگر جزائر میں پائی جاتی ہیں ان کی آوازیں مختلف ہوتی ہیں۔ ان کی جسامت مختلف ہوتی ہے ان کا رنگ سرخ کالا ہوتا ہے اور سبز رنگ کم ہوتا ہے۔ بڑی چیونٹیوں کی بڑی آنکھیں ہوتی ہیں جن کی بینائی بہتر ہوتی ہے چیونٹیوں کے سر میں کئی عضو ہوتے ہیں۔ ان کی آنکھوں میں کثیر لینز ہوتے ہیں ان کی آنکھیں حرکت کرنے میں مدد کرتی ہیں۔ ان کے سر پر تین چھوٹی

آنکھیں ہوتی ہیں جن میں محسوس کرنے کی طاقت ہوتی ہے جس کے ذریعہ وہ کیمیاوی لہروں کو محسوس کر کے اپنا دفاع کرتی ہیں۔ آسٹریلیا کی ''بل ڈاگ'' چیونٹیوں کی بنائی مختلف ہوتی ہے۔ کچھ چیونٹیاں شہد جمع کرتی ہیں تا کہ قحط کے زمانہ میں کام آئے کالونیوں میں کچھ چیونٹیاں کام کرنے والی ہوتی ہیں جن کے بڑے سر ہوتے ہیں اور جسم مضبوط ہوتا ہے یہ چیونٹیاں زیادہ حساس اور لڑنے والی ہوتی ہیں۔ چیونٹیاں انڈے سے پیدا ہوتی ہیں اگر انڈہ زرخیز ہوتا ہے تو اس سے مادہ پیدا ہوتی ہے اور اگر نہیں تو اس سے نر پیدا ہوتا ہے اور مختلف ادوار سے گزرتا ہوا سن بلوغ کو پہنچتا ہے۔ لاوا زیادہ تر چلتا نہیں اس کی دیکھ بھال اور غذا دنیا کام کرنیوالی چیونٹیاں کرتی ہیں۔ نیا کام کرنے والی چیونٹیاں پہلے چند روز اپنی ملکہ کی حفاظت اور اپنی رہائش گاہ کا بندوبست کرتی ہیں۔ کچھ چیونٹیوں کے مقامات پر متعدد ملکائیں ہوتی ہیں جو بغیر پروں کے ہوتی ہیں۔ کالونی چیونٹیاں زیادہ عرصہ زندہ رہتی ہیں جن کی ملکہ کی عمر تیس سال تک ہوتی ہے۔ جب کہ مزدور چیونٹیوں کی ایک سال سے تین سال تک ہوتی ہے۔ چیونٹیاں آپس میں پیغام رسانی بھی کرتی ہیں۔ اپنی کالونیوں کا تحفظ کرتی ہیں مزدور

چیونٹیاں صفائی کرتی ہیں اور اپنی لاشوں کو لے جاتی ہیں۔ سیلاب اور گرمی سے اپنے آپ کو بچاتی ہیں۔ اپنی رہائش گاہ کی تعمیر بہت سی چیونٹیاں مل کر کرتی ہیں۔ لیکن دوسری نسل کی چیونٹیاں خانہ بدوش ہوتی ہیں اور مستقل گھر نہیں تعمیر کرتیں۔ کچھ چیونٹیاں زمین کے نیچے یا درختوں میں اپنا گھر تعمیر کرتی ہیں۔ یہ چیونٹیاں زمین پر پائی جاتی ہیں۔ یا پتھروں، لکڑی کے گٹھوں کے نیچے یا ان کے اندر یا خالی جگہوں میں ملتی ہیں اپنے گھروں کے بنانے میں مٹی اور پودوں کے پتوں کو استعمال کرتی ہیں جن کو وہ ہوشیاری سے چنتی ہیں اور ان کی جگہوں کو بھی ہوشیاری سے تلاش کرتی ہیں اس تعمیر میں مردہ چیونٹیوں کو استعمال نہیں کرتیں کیونکہ ان میں بیماری کا خدشہ ہوتا ہے۔ چیونٹیوں کو اگر خوف کا اشارہ بھی ملتا ہے تو وہ اپنا تعمیر شدہ گھر چھوڑ دیتی ہیں۔ چیونٹیاں تقریباً چھ سو ساٹھ اپنی نئی کالونی بنانے کے لیے ایک سوراخ بناتی ہے ملکہ چیونٹی بالغ ہوتی ہے مادہ کالونی چیونٹی ہوتی ہے جو اپنی نسل کی ماں ہوتی ہے۔ ملکہ چیونٹی کچھ بڑی ہوتی ہے جس کے دو پر ہوتے ہیں جن سے وہ اڑتی ہے ان پروں کو وہ خود جھاڑ دیتی ہے یا مزدور چیونٹیاں ان کو چبا لیتی ہیں۔ ملکہ موزوں جگہ پر اپنے گھر تک کا

راستہ بناتی ہے۔ ملکہ ایک انڈہ دیتی ہے سرخ آتشی چیونٹیاں جنوبی امریکہ، آسٹریلیا، تائیوان، فلپائن اور جنوبی چین کے چند صوبوں میں پائی جاتی ہیں۔ سرخ درآمدی چیونٹیاں اس گروپ کی ہوتی ہیں جن کے منہ اور پیٹ کے درمیان دو عضو ہوتے ہیں سرخ آتشی اور عام چیونٹیوں کے درمیان فرق کرنا مشکل ہوتا ہے یہ چیونٹیاں 1930ء میں امریکہ میں پائی گئیں جو بحری جہاز کے ذریعہ پہنچی تھیں اور جنوبی امریکہ تک پھیل گئیں۔ یہ اپنا گھر عمارتوں کے قریب بناتی ہیں۔ سوئے ہوئے انسانوں کو تکلیف دیتی ہیں۔ ان کی غذا پودے اور پھول ہوتے ہیں اور اگر روکا جائے تو کاٹ لیتی ہیں۔ برقی سامان کو ناکارہ کردیتی ہیں۔ ان پر زہر کا استعمال بھی موثر نہیں ہوتا۔ ان کا مکمل خاتمہ نہیں کیا جاسکا۔ بہت سے سائنسدان ان کو ختم کرنے پر تحقیق کر رہے ہیں۔

یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل

مخملی چیونٹیاں

یہ چیونٹیاں Waspe نسل سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ چمکدار، سیاہ، شربتی اور سفید بالوں والی ہوتی ہیں۔ ان کی مادہ کے جسم میں موسیقی کا ایک عضو ہوتا ہے۔ اس کے پیٹ کے ساتھ ایک سوئی ہوتی ہے جس سے زہر نکلتا ہے یہ سوئی صرف مادہ چیونٹی میں ہوتی ہے۔

یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل

چیونٹیوں کی معلومات سے سبق

اب ہم چیونٹیوں کے بارے میں علم کی روشنی میں یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ یہ مختصر کیڑا کس طرح اپنے درمیان متحد ہو کر تقسیم کار کرتا ہے اور اس مخلوق میں پروردگار عالم نے اس کی صلاحیت خلق فرمائی ہے انسان جس کو خالق نے اشرف المخلوقات بنایا وہ کیوں اس سے سبق حاصل نہیں کرتا؟ اگر ہم حضرت آدم علیہ السلام کے واقعہ پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ ابلیس لعنتی جانتا تھا کہ یہ مخلوق جس کو پرودگار عالم اس زمین پر اپنا نائب بنا کر بھیج رہا ہے فساد کرے گی۔ قتل وغارت گری کرے گی۔ اللہ تعالیٰ کے معین کردہ نظام سے انحراف کرے گی اور اس میں کبھی اتحاد باقی نہ رہے گا نہ صرف یہ بلکہ اللہ تعالیٰ کے نمائندوں کو قتل کرے گی اور شیطان رجیم کے اشاروں پر ناچے گی ماسوائے ان انسانوں کے جو اللہ تعالیٰ کی تعلیمات اور اصولوں کا دامن نہ چھوڑیں گے۔ انسان خود خدائی کا دعویٰ کرے گا اور استکبار اختیار کرے گا۔ اگر ہم دنیا کے حالات کو دیکھیں تو کیا اس کا مشاہدہ نہیں کر سکتے! رزق دینے کا وعدہ پروردگار عالم نے کیا اور حضرت

یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل

انسان اس پر قبضہ کر بیٹھا اور کہا کہ میں جس کو چاہوں دوں گا اور جس کو نہ چاہوں دوں گا اسی لیے دنیا معاشی بدحالی کا شکار ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم میری رسی کو پکڑے رہو حاکم انسان نے کہا کہ تم میرا حکم مانو وگرنہ تم زندہ نہیں رہو گے۔ بڑے بڑے فرعون آئے اور اس دنیا سے چلے گئے اور حاکم انسان نے اپنی روش نہ بدلی اسی لیے یہ دنیا بدامنی اور بےچینی میں مبتلا ہے بڑی طاقتور حکومتیں اپنی حاکمیت باقی رکھنے کی خاطر ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنے اور شکست دینے میں مصروف عمل ہیں۔ جس کی وجہ سے عالمی جنگ عظیم کا خطرہ روز بروز زیادہ ہوتا جارہا ہے۔

حجت خدا

جناب آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک یہ دنیا کبھی حجت خدا سے خالی نہیں رہی اور نہ رہے گی تا کہ انسان اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں اس کے احکام کی پیروی کرتے رہیں اور اس کے نمائندوں کی باتوں پر عمل کرتے رہیں جو حق کی بات بتاتے ہیں اور خود سچ پر عمل کر کے دکھاتے ہیں تا کہ انسان نیک اعمال کرے اور برائی سے پرہیز کرتے رہیں۔ ہمارا روزمرہ کا معمول اور ہماری خصلت یہ بتاتی ہے کہ وہ حجت خدا اپنی صداقت میں کامل ہوں کبھی جھوٹ۔ مکر وریا کا شک بھی ان کی زندگی میں نہ ہوا ہو۔ وہ ہرگز نہ ظالم ہوگا اور نہ فاسق۔ امن اور سلامتی سے خود رہنا اور دوسرے انسانوں کو امن اور سلامتی سے رکھنا فریضہ انسانی ہے اس فریضہ کو جس انسان نے ایمان رکھتے ہوئے اور خدا سے ڈرتے ہوئے اور سچ پر عمل کرتے ہوئے ادا کیا ہو اس نے منشائے خداوندی کو پورا کیا۔ اسلام خدا کا دین ہے حیا انسان کا زیور ہے اور صدق اس کا لباس ہے جس کا ظاہر وہ باطن امن وسلامتی سے مزین ہوگا۔ وہ اللہ سے بھی ڈرے گا اور جو صدق کے درجات ہیں عام انسانوں کا گریہ اور

خوف۔ ایمان اور صدق کچھ اور ہوگا اور خاص انسانوں کا گریہ اور خوف۔ ایمان اور صدق اور ہی شان کا ہوگا۔ عام انسان خطا سے محفوظ نہیں اور خاص انسان یعنی انبیاء علیہم السلام اور ائمہ اطہار خطا سے محفوظ ہوتے ہیں چنانچہ جناب یحییٰ کی مثال کو دیکھو کہ وہ خوف خدا سے اسقدر گریہ فرماتے تھے کہ ان کے رخساروں پر زخم پڑ گئے تھے ان کی والدہ بے چین ہو کر فرماتی تھیں کہ بیٹا صبر کرو کہاں تک گریہ کرو گے تو آپ فرماتے کہ کیوں کر گریہ نہ کروں میں اپنے اعمال میں قصور پاتا ہوں۔ جو شخص ایمان رکھتے ہوئے۔ خوف خدا سے ڈرتے ہوئے اور صادقین کے راستے پر گامزن رہے گا اس کو اپنی جان و مال و آبرو کو ظالموں سے بچانے کے لیے ظالموں کے قول وفعل کو اپنی زبان سے ادا کرنا پڑتا ہے یہ کفر نہیں بلکہ اس کو تقیہ کہتے ہیں۔ جس کا ذکر قرآن مجید میں جناب ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ میں ہے کہ اصحاب کہف نبی نے بادشاہ دقیانوس کے خوف سے زنار باندھ کر اور اس کا تہوار منا کر اپنے عقیدہ کو چھپایا یہ ہیں حجت خدا تقیہ اس وقت نہ ہوگا جب اسلام کی تباہی کا خطرہ ہو۔ مذہب حق مٹ رہا ہو۔ قتل کا یقین ہو۔ اتمام حجت ہو چکی ہو تو اب تلوار اٹھا لینی پڑے گی جہاں لازم ہو جائے گا۔ یہی وجہ تھی کہ جب کفار قتل رسولؐ پر

آمادہ ہو گئے اور اسلام کی دشمنی پر تل گئے تو حضورؐ نے علیؑ کو جہاد کا حکم دیا اور جب امام حسین علیہ السلام نے دور یزیدی میں اسلامی احکام کی پامالی دیکھی تو بقائے اسلام کی خاطر مع اپنے اہل وعیال کے جان کی بازی لگا دی بھوکا پیاسا رہنا گوارا کیا۔ مخدرات عصمت کی بے پردگی، در بدری اور قید گوارہ کی۔ یہ ہستیاں حجت خدا ہیں۔ حجت خدا خالق سے ڈرتا ہے اور صادق ہوتا ہے جس شخص کا خدا پر ایمان ہی نہ ہو وہ کیا اس سے ڈرے گا۔ وہ بے ایمان ہوگا ہر کام خلاف فطرت کرے گا لوگوں کا مال غصب کرے گا۔ امن عالم باقی نہ رہے گا۔ جب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام لائے تو لوگوں نے بہ ظاہر اسلام کی آڑ لے کر خوب دنیا کو سمیٹا اگرچہ بدر کے مقتولین کا جذبہ دلوں میں چھپا ہوا تھا تو موقع آنے پر اپنے آبائی عقیدہ یعنی بت پرستی کی طرف چلے گئے۔ ان نومسلموں کو آقائے اسلام اچھی طرح سمجھتے تھے کیونکہ یہ عرب کی جہالت کے زمانہ سے اب تک سردار مانے جاتے تھے یہ لوگ یہی خواب جانشینی رسولؐ میں دیکھ رہے تھے اور منصوبے بنا رہے تھے۔ لیکن خدا کے نمائندوں نے تبلیغ اسلام اور اس کی صداقت کا اظہار کرتے رہے اور انہوں نے اپنا ایسا فرض منصبی ادا کیا کہ قیامت تک اس کی بنیادیں مستحکم ہو گئیں یہ ہیں

خاندان رسول کی خدمات اس سلسلہ میں اگر ہم حضرت علی علیہ السلام جن کو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت ذوالعشیرہ میں اپنا وزیر۔ ولی اور وصی بنایا تھا اگر ہم نظر غائر سے دیکھیں تو ان میں وہ حیران کن صفات نظر آتی ہیں کہ مہر سکوت لبوں پر لگانی پڑتی ہیں لیکن ان لوگوں میں علی علیہ السلام کی قدر شناسی کی اہلیت نہیں تھی۔ ہر مصلح اپنے زمانہ میں نہیں پہچانا جاتا اور اس کے ارشادات سے اس کی موجودگی میں استفادہ نہیں کیا جاتا لیکن اس کے مرنے کے بعد پہچانا بھی جاتا ہے۔ قدر بھی کی جاتی ہے اور اس کے ارشادات سے فائدہ بھی اٹھایا جاتا ہے۔ اس امن سوز زمانہ میں جب کہ بات بات پر خون کی ندیاں بہہ رہی تھیں۔ یہ علی علیہ السلام کا کام تھا کہ اپنے بڑے بڑے حریف کو خیر خواہ بنائے رہے تاکہ مفاد اسلامی ذاتی اختلاف کی قربان گاہ پر بھینٹ نہ چڑھا دی جائے۔ آپ نے ایسا صبر فرمایا کہ گھر جلانے کی دھمکیاں دی گئیں۔ ریسمان بندھوائی لیکن جب کسی مشورے کے طالب ہوئے تو حضرت علی علیہ السلام کی پیشانی پر نفرت کی شکنیں نہ نظر آئیں اور جو سوال کیا اس کا مناسب جواب پایا۔ آقائے اسلام کی رحلت کے بعد مدینہ کی گلیوں میں خون کے دریا بہنے لگتے مسلمانوں کی قوت بکھر جاتی اگر علی علیہ السلام کا قدم استقلال ذرا

جنبش کر جاتا یہ علیؑ کا دل گردہ تھا کہ اپنے حقوق کو پامال ہوتے دیکھیں اور صرف ملت اسلامیہ کی بربادی کا خیال کر کے خاموش ہو بیٹھیں اور قرآن جمع کرنا شروع کر دیں۔ جس کے بغیر اسلام باقی نہیں رہ سکتا تھا۔ آپ امن کا فرشتہ تھے اور آج دنیا کی نجات آپ کے فلسفہ پر منحصر ہے۔ اس وقت کے مسلمانوں کی عدالت جب کسی پیچیدہ مقدمہ کا فیصلہ کرنے سے عاجز ہوتی تو علیؑ کے آستانہ پر آ کر فیصلہ کراتی۔ معاویہ اپنے دربار میں ضرار صیدائی سے فرمائش کرتا ہے کہ علیؑ کا حال سنا! بہت اصرار پر ضرار نے کہنا شروع کیا "جب وہ بات کرتے تھے تو علم و فضل کے موتی جھڑتے تھے۔ جب کسی کا فیصلہ کرتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ دانیال اور نوشیروان کے فیصلے کچھ بھی نہیں علم کا ایک دریا ہوتا تھا جو ان کے قلب سے بہہ نکلتا تھا۔ دنیا اور اس کی آرائشوں سے گریز کرتے تھے۔ رات اور اس کے سکون سے مانوس تھے۔ اشک فشانی ان کی مرغوب تھی چھوٹا موٹا کھانا مرغوب تھا مساوات کے حامی تھے ان کی ہیبت کا یہ عالم تھا کہ ہم بات بھی نہ کر سکتے تھے۔ اہل دین کی عزت کرتے تھے مسکینوں کے پاس بیٹھتے تھے۔ کمزور ان کے انصاف سے مایوس نہ ہوتا تھا۔ ہم نے یہ دیکھا تھا کہ اندھیری رات میں علیؑ اپنی ریش مبارک پکڑے ہل رہے

ہیں اور رو رہے ہیں اور یہ فرما رہے ہیں کہ اے دنیا کسی اور کو فریب دے میرے سامنے کیوں آئی ہے'' علی علیہ السلام کی وہ ذات گرامی ہے جو حجت خدا ہے۔

اسلام دنیا والوں کے لیے امن اور آشتی کا پیغام لے کر آیا دوسرے مذاہب اس کے مقابلہ میں باطل ہوئے اسلام کا پیغام یہ ہے کہ خود امن میں رہو اور دوسروں کو امن میں رکھو اگر امن ہوگا تو وہ آبادی بھی امن و آشتی سے معمور ہوگی اتفاق ہوگا اور ایک بڑی طاقت حاصل ہوگی۔ خردی اور بزرگی کا لحاظ ہوگا ماں باپ اپنے بچوں کی خردی کا اور بچے ماں باپ کی بزرگی کا خیال رکھیں گے۔ پروردگار عالم کا قرآن پاک میں حکم ہے کہ اپنی عبادت کے ساتھ ماں باپ کی اطاعت بھی لازم ہے۔ دعائیہ قنوت میں ہم پڑھتے ہیں کہ اے میرے پالنے والے میرے ماں باپ پر رحم کر جس طرح سے انہوں نے مجھ پر رحم کیا جب کہ میں چھوٹا تھا اور ہم یہ بھی پڑھتے ہیں کہ اے رب مجھے میرے ماں باپ اور مومنین کو بخش دے لیکن جب ہم اپنی اولاد پر اس زمانہ میں نظر ڈالتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ ہماری اولادیں مغرب کی اندھی تقلید کرتی ہیں۔ مذہب سے بے بہرہ ہیں ہماری جوان لڑکیاں بازاروں میں بے پردہ تنگ لباس پہنے نظر آتی

ہیں۔خواہ اپنے مردوں کے ساتھ ہوں یا تنہا۔مردوں کی عقلوں پر پردہ پڑا ہوا ہے حیا اٹھ جاتی ہے۔اسلام کے نام پر جو حکومتیں ہیں وہ بھی ایسی بے پردگی کے متعلق قانون نہیں بنا سکیں البتہ کچھ غیرت مند قبائل کے افراد نے اس بارے میں قدم اٹھایا بھی تو ان کی سرزنش کی جاتی ہے یہ قصور مردوں کا ہے۔انہوں نے شریعت حقہ کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ خدا کا خوف مٹ گیا اور اس صنف نازک کو بے لگام چھوڑ دیا ہے جہنم تمہارا انتظار کر رہا ہے اولاد اپنے ماں باپ کو جھڑکتی ہے۔ان سے نفرت کرتی ہے۔ان کو صدمہ پہنچاتی ہے۔ایسی اولاد کا حشر دین اور دنیا میں ہی ہے کیا رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا پروردگار عالم کے روبرو محشر میں ان سے منہ نہ پھیر لیں گے۔نوجوانوں کی فضول خرچیاں بھی حد سے زیادہ بڑھ چکی ہیں۔کیا ان سے حساب نہ لیا جائے گا اور ان کے والدین سے بھی مواخذہ نہ ہوگا۔ڈرو اس وقت سے جب تم سے حساب لیا جائے گا اور مواخذہ ہوگا اور سزا پاؤ گے۔کیا آقائے اسلام اور ائمہ اطہار نے انسانیت کو ان باتوں سے آگاہ نہیں فرمایا؟ ضرور فرمایا احکام پہنچائے لیکن ہم نے ان سے روگردانی کی نتیجتاً ہمیں سزا بھگتنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

ہم ان حجت خدا کے نمائندوں کی زندگی پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ ملکوں کا خراج حریصوں کی جیبوں میں جاتا تھا تو حضرت علی علیہ السلام یہودیوں کے باغوں میں مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالتے تھے اور مدینہ کے مساکین کی فاقہ شکنی کرانا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ بیت المال کی تمام دولت آپ نے مسلمانوں میں مساوی تقسیم فرمائی۔ آپ اپنی ظاہری حکومت کے دوران بیت المال کی رقم کا جائزہ لے رہے ہوں اور کوئی شخص رات کے وقت آ کر آپ سے مصروف گفتگو ہوا تو آپ وہ چراغ جو بیت المال سے روشن ہوا تھا تو اس کو اتنی دیر تک کے لیے خاموش فرما دیا کرتے تھے۔ کیا دنیا ایسی کوئی اور مثال پیش کر سکتی ہے؟ نہیں! یہ ہیں حجت خدا کے اوصاف۔

حجت خدا خود صادق ہوتا ہے اور سچ بولنے کی تلقین کرتا ہے دنیا میں جھوٹ بولنے والے زیادہ ہیں اور سچ بولنے والے کم ہیں۔ برائیاں کرنے والے زیادہ ہیں اور اچھائیاں کرنے والے کم ہیں جن کو اشرف کہا جاتا ہے۔ برائیاں کرنے والے انسان جانوروں سے بھی کم درجہ میں ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح خشمانیت کے مقابلہ میں روحانیت کا مرتبہ بہت بلند ہے کیونکہ روح امر ربی ہے اور جسم مادہ ہے۔ جب

روحانیت اپنی آخری بلندی پر ہوتی ہے اور جسمانیت اس کے تابع ہو جاتی ہے تو جسم بھی وہی کام سرانجام دیتا ہے جو روحانیت چاہتی ہے اسی لیے مولا علی علیہ السلام نے درہ خیبر کو اپنی طاقت جسمانی سے نہیں بلکہ طاقت روحانی سے اکھاڑا تھا جو پاک و صاف تھی اس کو اسی طرح پاک و صاف لے کر ہر انسان کو اس دنیا سے جانا چاہیے۔ تو ہمیں معلوم ہوا کہ حجت خدا راست گو اور راستی کی ہدایت کرنے والا ہوتا ہے ہم ایک واقعہ جو تاریخ کی کتب میں ہے یہاں بیان کرتے ہیں کہ "بادشاہ روم کا سفیر خلافت اول میں حضرت ابوبکرؓ کے پاس آکر دریافت کرتا ہے کہ اگر آپ وصی رسولؐ ہیں تو میرے سوالوں کا جواب دیجئے۔ وہ کون شخص ہے جو نہ جنت کی خواہش کرتا ہے اور نہ دوزخ سے ڈرتا ہے نہ رکوع و سجود کرتا ہے۔ مردہ کو اور خون کو کھاتا ہے اور جس چیز کو دیکھا نہیں اس کی گواہی دیتا ہے۔ فتنہ کو دوست رکھتا ہے۔ حق سے بغض رکھتا ہے" جناب ابوبکر یہ سن کر خاموش رہے اور فوراً فرزند جسمہ جوان کے بعد خلیفہ ثانی ہوئے نے فرمایا کہ یہ تو کفر بالائے کفر ہے جب حضرت علی علیہ السلام نے یہ بات سنی تو آپ نے فرمایا کہ یہ غلط ہے کہ وہ کافر ہے بلکہ وہ اولیائے خدا سے ہے کیونکہ نہ وہ جنت کی آرزو رکھتا ہے نہ وہ دوزخ سے ڈرتا ہے بلکہ وہ

خدا سے ڈرتا ہے۔ وہ جو کچھ عبادت الٰہی بجالاتا ہے۔ وہ جنت کے لالچ میں یا دوزخ کے خوف سے نہیں بلکہ خدا کے عدل سے ڈرتا ہے۔ نماز جنازہ میں رکوع وسجود نہیں کرتا۔ ٹڈی، مچھلی اور جگر کھاتا ہے۔ یہ مردہ اور خون ہیں۔ مال اور اولاد کو دوست رکھتا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے کہ "مال اور اولاد فتنہ ہیں" جنت اور دوزخ کو دیکھا نہیں لیکن ان کی گواہی دیتا ہے اور موت سے کراہت کرتا ہے حالانکہ وہ حق ہے"

ایک سنسان قبرستان میں رات کے اندھیرے میں حضرت علی علیہ السلام اور جناب کمیل ہیں۔ مولا علی کمیل سے فرماتے ہیں کہ "کمیل انسانوں کے دل برتنوں کے مانند ہوتے ہیں وہ دل اچھا ہوتا ہے جس میں سمائی ہو اور جو کچھ میں کہتا ہوں اس کو سن لے اور دل میں محفوظ کرلے کمیل سینہ پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہے کہ یا امیر المومنین میں سن رہا ہوں اور محفوظ کرلوں گا۔ اے کمیل اس دنیا میں تین قسم کے لوگ ملتے ہیں۔ ایک خدا پرست وخداشناس دوسرے نجات کی راہ سیکھنے والا تیسرے ایسے بے عقل کہ وہ ہر بلانے والے کے پیچھے ہو جاتے ہیں۔ اور ہر ایک کے سامنے جھک جاتے ہیں نہ انہوں نے خود نور علم سے روشنی حاصل کی اور نہ کسی مضبوط رکن کی آڑ پکڑی۔ اے کمیل علم مال سے بہتر ہے۔ مال کی

حفاظت تجھے کرنی پڑتی ہے اور علم خود تیری حفاظت کرتا ہے۔ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے اور علم جتنا خرچ کرو گے بڑھتا جائے گا۔ پروردہ مال مال کے ساتھ فنا ہو جاتا ہے لیکن جس نے علم سے پرورش پائی ہے وہ حیات ابدی حاصل کرتا ہے اے کمیل حصول علم ہی وہ طریقہ ہے جس کا معاوضہ اس زندگی میں انسان اس علم کے ذریعہ فرمان پرداری حاصل کرتا ہے اور مرنے کے بعد اپنا ذکر خیر دنیا میں چھوڑ جاتا ہے۔ علم حکمران ہے اور مال پر حکومت کی جاتی ہے مال کے جمع کرنے والے زندہ درگور ہیں اور اہل علم رہتی دنیا تک باقی رہیں گے۔ سرمایہ دار اپنی زندگی میں مردوں سے بدتر ہو جاتے ہیں ان کو سکون اور اطمینان حاصل نہیں ہوتا۔ جس قدر دولت ہوگی حرص زیادہ ہوگا۔ مال کی محبت بخیل بنا دیتی ہے اور دنیا ان کے فیض سے محروم رہتی ہے۔ اہل علم مرنے کے بعد بھی دنیا کو فیض پہنچاتے رہتے ہیں۔ اے کمیل میرے سینہ میں ایک علم کا خزانہ ہے کاش اس بار علم کو اٹھانے والے مجھے مل جاتے تو پھر تم دیکھتے کہ میں علم کو کس طرح پھیلاتا۔ مگر مجھے کوئی نہ ملا اگر ملا بھی تو ہوشیار ضرور ہے مگر ناقابل اعتبار اس نے دین کو دنیا کا آلہ کار بنا رکھا ہے۔ وہ دولت و ثروت اور عقل و فہم کا صرف یہ استعمال جانتا ہے کہ اس کے ذریعہ غریبوں

کو ذلیل اور محتاجوں کو غلام بنانے اور خود ان پر حکمرانی کرے۔ یا ایسا آدمی ملتا ہے جس میں سمجھنے کی قابلیت ہی نہیں ذرا سی بات کی وجہ سے اس کے دل میں شک وشبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ان دونوں میں سے کوئی بھی میرے علم کے خزانہ کا بار سنبھالنے کے لائق نہیں۔ اس دنیا میں ایک اور آدمی ملتا ہے جو لذتوں پر مرنے والا اور خواہشات کے جال میں پھنسنے والا۔ یہ دونوں بھی دین کے حاکم بننے کے قابلیت نہیں رکھتے۔ اے کمیل علم رفتہ رفتہ اپنے بار سنبھالنے والوں کے ساتھ ہی فنا ہو رہا ہے۔ اے خدا یہ سچ ہے کہ زمین ایسی ہستی سے کبھی خالی نہیں رہتی جو نشانیوں کے ساتھ تیری راہ میں کھڑا ہوتا ہے۔ علم لدنی نے ان کو حقیقتوں پر مطلع کر دیا اور سرمایہ دار جن باتوں کو دشوار سمجھتے تھے ان کو انہوں نے سہل کر دیا۔ جس چیز سے جاہل لوگ متوحش تھے۔ ان سے مانوس ہو کر دکھا دیا وہ دنیا والوں سے گھل مل گئے۔ وہ ایسے بدن رکھتے تھے جن کی روحیں ملاء اعلیٰ سے باتیں کر رہی تھیں۔ اے کمیل وہی لوگ تو اللہ کی زمین پر خلیفہ ہیں۔ وہی تو دین کی طرف بلانے والے۔ ہائے مجھے ان کے دیکھنے کا بہت اشتیاق ہے اب کمیل میری بات ختم ہو گئی جب چاہو یہاں سے چلے جاؤ۔

یہ وہ اصائح ہیں کہ اگر آج کے مسلمان ان پر عمل کرنے لگیں تو ان کے اجسام و ارواح درحقیقت اقوام عالم پر حکمرانی کرتے نظر آئیں اور ان کے دست نگر نہ ہوتے۔ زمین کبھی حجت خدا سے نہ خالی رہی اور نہ رہے گی۔ خدا کی خلافت کا فرض ادا کرنے والے چند ہوتے ہیں لیکن قدرو منزلت کے لحاظ سے بڑے ہوتے ہیں۔ حجت خدا کا مرتبہ اس واقعہ سے ملاحظہ فرمائیں کہ ایک دفعہ یہودی عورتوں نے رسولؐ خدا سے درخواست کی کہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا ان کے یہاں ایک شادی میں شرکت فرمائیں۔ حضورؐ کے فرمانے کے مطابق جناب فاطمہ شرکت کے لیے آمادہ ہوگئیں حکم خداوندی جلیل ہوا کہ اے رضوان پوشاک بہشت۔ خوشبوہائے خلد پر من وزیورات فاطمہ کے لیے لے جائیں اور ان کو آراستہ کریں چنانچہ جب جناب سیدہ سلام اللہ علیہا آراستہ ہوکر خانہ شادی میں تشریف لائیں تو مکان روشن و منور ہوگیا اور تمام عورتیں آپ کے گرد پھرنے لگیں۔ دلھن اس بہشتی خوشبو کو برداشت نہ کرسکی اور مرگئی شادی کا گھر ماتم کدہ بن گیا۔ سب عورتیں مخدومہ عالم کے گرد جمع ہوئیں اور عرض کیا کہ دعا کیجیے کہ یہ عروس زندہ ہوجائے آپ نے وضو کر کے نماز ادا کی اور مناجات کی کہ اے خداوند عالم تجھے تیری عزت وجلال

اور تیرے حبیب رسالت مآب کا واسطہ دیتی ہوں کہ اس دلہن کو زندہ کر دے ابھی دعا ختم نہ ہوئی تھی کہ دلہن کو چھینک آئی اور وہ اٹھ بیٹھی۔ سب یہودی مسلمان ہوگئے یہ ہے حجت خدا کا تعرف۔ دوسرا واقعہ قرآن مجید میں سورۂ فیل کا ہے کہ جب بیت اللہ پر ہاتھیوں کی فوج سے حملہ کیا گیا ہے تو پروردگار عالم نے ابابیل جیسے چھوٹے پرندے کے ذریعہ کنکریوں سے دفاع کیا اور وہ لشکر تباہ و برباد ہوگیا۔

نتیجہ

اب ہم درج بالا خبر کا تجزیہ اپنی فکر کے مطابق کرتے ہیں ''بحری جہاز کے ذریعہ ریاست ٹیکساس پہنچنے والی اربوں چیونٹیوں نے برقی آلات کھا جانے کے بعد ہوسٹن میں خلائی تحقیق کے امریکی ادارہ ناسا کے سپیس سنٹر کا رخ کرلیا۔ ان کی مرغوب غذا برقی آلات ہیں درجنوں اشیاء ان کی خوراک بن چکے ہیں۔ ان پر کوئی زہر اثر نہیں کرتا۔ یہ چیونٹیاں ٹیکساس کے پانچ اضلاع میں پھیل چکی ہیں اور ان پر قابو پانے کا ہر طریقہ ناکام ہو چکا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟ اس کا جواب ہمیں قرآن پاک کے سورۃ ''فیل'' میں ملتا ہے کہ جب دشمن کی فوج خانہ کعبہ کو مسمار کرنے کے لیے آئی تو قدرت خدا جوش میں آئی اور اپنی ایک چھوٹی سی مخلوق کے ذریعہ اس کا دفاع کیا۔ ہم نے ماضی کی خبروں میں یہ پڑھا کہ اسلام دشمن طاقتوں نے مسلمانوں کے آئمہ علیھم السلام اور انبیائے کرام کے مقامات مقدمہ کو بموں اور برقی اسلحہ کے ذریعہ مسمار کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تضحیک آمیز خاکے شائع کیے گئے۔ اور فی زمانہ افغانستان، عراق، شام اور دوسرے

یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل
یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل

مسلمان ملکوں میں تباہی مچا رکھی ہے۔ ایران کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں ان کا قصور کیا ہے کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ دہشتگرد ہیں۔ مسلمانوں کو آپس میں لڑایا جا رہا ہے۔ ان ملکوں کی دولت پر قبضہ کیا جا رہا ہے۔ معاشی بدحالی پیدا کی جا رہی ہے۔ عالم انسانیت بھوک اور افلاس میں مبتلا کی گئی ہے تاکہ اور ان چالوں کے خزانوں کو دیکھ کر ان کے ہمنوائی کرو اور ان کو ''ربّ'' مانیں۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے قدرت نے اپنی چھوٹی مخلوق چیونٹیوں کو دشمن کے مرکز ناسا کی طرف جانے کا حکم دیا تاکہ وہ جان لے کر اس کے اسلحہ وغیرہ اور منشوب ختم ہو سکتے ہیں اور وہ اپنی فرعونیت سے باز رہیں اور اس کی مخلوق کو تباہ و برباد نہ کریں۔ دنیا ان کے خلاف کیوں نہیں بیدار ہوتی۔ قتل و غارت گری کیوں نہیں بند کراتی۔ ظالم کو ظالم اور مظلوم کو مظلوم کیوں نہیں کہتی؟ کیا دنیا ایسے لوگوں سے خالی ہو چکی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں دنیا کبھی حجت خدا سے خالی نہیں رہتی۔ حجت خدا اپنے خالق کے حکم کے انتظار میں ہے جب اس کا ظہور ہو گا اور اس کا لشکر اس عالمی جنگ میں جس کے بادل گرج رہے ہیں شریک ہو گا تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا تو ظالم کو اس کے ظلم کا بدلہ دیا جائے گا اور مظلوم کو اس کا حق دلایا جائے گا۔ اس وقت ایک حقیقی اسلامی حکومت

یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل
یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل

معرض وجود میں آئے گی عدل قائم ہوگی۔ آیئے ہم سب مل کر صدق دل سے بارگاہ رب العزت میں التجا کے ہاتھ بلند کریں کہ اس آخری حجت خدا کے ظہور میں تعجیل فرمائے۔ آمین ثمہ آمین۔

خط بنام شہزادی فاطمۃ الزہراؑ

اس کتاب کی تالیف جب اختتام پر تھی تو مولف کو درج ذیل مضمون کا ایک "خط بنام شہزادی فاطمۃ الزہراؑ" وصول ہوا جس کے نیچے ایک نوٹ تحریر ہے کہ اس خط کی کاپی کروا کر آگے بانٹیں تو میں نے مناسب خیال کیا کہ کیوں نہ اس خط کو اپنی اس کتاب میں شامل کیا جائے۔

شہزادی فاطمۃ الزہراؑ!

آپ کی خدمت اقدس میں ہم گنہگاروں کی طرف سے سلام ہو۔

ہم تو شرمندہ ہیں جو اس دور میں جی رہے ہیں بلکہ ہمیں تو ڈوب مرنا چاہیے کہ ہم نے آپؑ کے بچوں کی پاک فرشِ عزا اور وہ درس گاہیں جو ہم نے ان کے لیے مخصوص کر دی ہیں ہم ان کو نہیں بچا سکے۔ وہی فرشِ عزا جو آپؑ کی بیٹی نے بچھائی تھی، آج ان میں سے بعض مقامات پر مہندی، ڈھولک، بے پردگی اور منگنی وغیرہ جیسی رسومات ہو رہی ہیں اور ایسی جگہوں پر مجالس اور جلسے بھی ہو رہے ہیں۔ ہماری عورتوں نے مجلس امام حسینؑ کو وسیلہ رشتہ سمجھ رکھا ہے۔ وہ آتی ہیں اور اپنے بچے بچیوں کے لیے رشتہ تلاش کرتی ہیں۔

یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل
یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل

یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل

یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل

''یقیناً آپؑ کی التجا بھی یہی ہوگی وہ مائیں وہ بہنیں
جن کے نوجوان بچے اور بیٹیاں ہیں یہ مجلس حسینؑ کو
مجلس حسینؑ ہی رہنے دیں نہ کہ مجلس رشتہ نہ بنائیں،
رشتوں کے لیے اور
بہت سی محافل ہیں۔''

اور منگنیاں کیسی ہوتی ہیں جو میری سمجھ سے بالکل باہر ہیں کہ وہ کتنا بے غیرت باپ ہوگا جو خود اپنی بیٹی کا ہاتھ کسی نامحرم کے ہاتھ میں دے دے اور اس سے کہے کہ تم اس سے یا کسی اور نامحرم (لڑکے کا باپ، دادا۔ وغیرہ) سے انگوٹھی پہنو...... ''جبکہ اسلام میں نکاح اور ولیمہ کے علاوہ کسی قسم کی رسومات کا ذکر نہیں بلکہ یہ تمام رسومات تو ہم نے ہندوؤں کے (Culture) سے حاصل کی ہیں۔''

مجلسوں، جلوسوں اور دیگر محافل میں عورتیں بے پردہ ہوکر آتی ہیں، بعض عورتیں جو واجب پردہ تو کرتی ہیں لیکن ان میں سے بعض میں بہت خامیاں ہوتی ہیں مثلاً کہ وہ آنکھوں کی نمائش کے لیے (lens etc) ناک کی نمائش کے لیے (نتھنی وغیرہ) ہونٹوں کی نمائش کے لیے (lipstick lippencil) اور ہاتھوں اور پاؤں

کی نمائش کے لیے (Nailpolish Mehndi, etc) استعمال کرتی ہیں جو مردوں کے لیے کشش کا باعث بنتی ہیں۔ بی بی مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ان کو روکنے والا کوئی نہیں ہے؟

"شہزادی زینبؑ کی چادر تو یزید نے کھینچی تھی (یعنی یزید کی وجہ سے اتری تھی) لیکن ان عورتوں کی ابائیں اور ردائیں کس کی وجہ سے اتریں ہیں۔ کیا ان کے باپ، بھائی، شوہر نے یا پھر ان کی بے حیائی کی وجہ سے!"

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

والمتغافل علی زوجة وهو الديوث

"اور وہ شوہر جو کہ اپنی بیوی کے سلسلے میں غافل ہو اور اس کے پردے اور عفت نفس کے بارے میں خیال نہ رکھے تو ایسا شوہر دیوث (بے غیرت) ہے۔"

اب تو سیدزادیوں نے بھی آپ کی پیروکاری چھوڑ دی ہے۔ وہ بھی اب بے پردہ پھرنے لگی ہیں۔ معلوم نہیں ہوتا کہ آپؑ کی اولاد میں سے ہیں یعنی سیدزادیاں ہیں۔ اب تو ہمیں ان کو سیدزادیاں کہتے ہوئے بھی

شرم آتی ہے اور آج ہم اسلام کے اتنے خلاف چل رہے ہیں کہ غیر مسلموں اور ہم میں کوئی خاص فرق نہیں رہا اور بی بی کیا آپؑ یہ برداشت کر سکیں گی کہ اہل بیتؑ کے پیروکاروں کو کافر کہا جائے۔

''جب لڑکی بالغ ہو جائے تو اس کے لیے ضروری ہے
کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ اور وضع قطع معلوم نہ ہو۔''

ماشاء اللہ ہمارے ہاں اس کے بالکل ہی الٹ ہے کہ ہماری عورتیں (Tight) کپڑے اور قمیصیں پہنتی ہیں اور خاص طور پر چوڑی دار پاجامہ وغیرہ بڑے فخر سے (Latest Style) کے طور پر پہنا جاتا ہے۔ میرا یہ یقین کامل ہے کہ اگر آپؑ سے کسی نمائش شدہ اور بے پردہ دلہن کے بارے میں سوال کیا جائے تو آپؑ یقیناً یہ جواب دیں گی کہ اس دلہن اور اس کو اچھا کہنے والے پر لعنت ہو۔

امیر المومنین حضرت علیؑ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک روز وہ اور آپؑ حضورؐ کی خدمت میں گئے تو دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدت سے گریہ فرما رہے ہیں عرض کی کہ یا رسول اللہ گریہ کا کیا سبب ہے فرمایا: علیؑ شب معراج جب مجھے آسمان پر لے گئے تو میں نے اپنی امت کی عورتوں کو سخت عذاب میں مبتلا پایا اس کی یاد نے مجھے

رلایا۔

1- پہلی عورت کو دیکھا کہ سر کے بالوں سے لٹکی ہوئی ہے، یہ عورت اپنے سر کے بالوں کو نامحرموں سے نہ چھپاتی تھی۔

2- دوسری عورت کو دیکھا جو اندھی، بہری اور گونگی تھی آگ کے صندوق میں بند ہے اور اس کے سر کا مغز ناک کے راستے سے بہہ رہا ہے۔ میرے استفسار پر جبرائیل نے بتایا کہ یہ عورت نامحرموں سے اپنے آپ کو نہ چھپاتی تھی اور زنا سے بچے پیدا کر کے شوہر کے نام سے منسوب کرتی تھی۔

3- تیسری عورت کو دیکھا اس کے بدن کا گوشت آگ کی قینچی سے آگے پیچھے سے کاٹا جا رہا ہے یہ عورت مردوں کو اپنا آپ دیکھاتی تھی اور اس خواہش میں رہتی تھی کہ مرد اس کی طرف رغبت کریں۔

4- چوتھی عورت کو دیکھا کہ اپنے گوشت کو خود چبا رہی ہے اور آگ نے اس کو گھیرا ہوا تھا یہ عورت نامحرموں کے لیے زینت کیا کرتی تھی اور بناؤ سنگھار کر کے بے حیائی، بے غیرتی اور بے پردگی کے ساتھ گھر سے باہر نکلا کرتی تھی۔ (استغفراللہ)

یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل

بی بیؑ میرا یقین ہے کہ آپؑ ہماری شادیوں میں شرکت نہیں کرتی ہوں گی، کیونکہ وہاں پر اہل البیتؑ کا ذکر، حدیث کساء اور دیگر دعاؤں کے ساتھ ساتھ بے پردگی بھی ہوتی ہے۔ یا اللہ! ہمیں احکام اسلام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ آپؑ ہمارے بچوں کی شادیوں میں خوش اصلوبی کے ساتھ شرکت فرمائیں اور وہ آپؑ کے سائے مبارک میں رخصت ہوں۔ (آمین)

آخر میں میری ان خواتین سے گزارش ہے جو مولاؑ کی زیارت، مجالس اور جلوسوں میں بے پردہ جا کر وہ آپؑ اور آپؑ کی آل اولادؑ کے زخموں پر نمک مت چھڑکیں۔ ہر شخص پر لازم ہے کہ پیغام خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں تک پہنچائے اور دین میں جبر نہیں! جو مان لے فرمابردار ہے اور جو نہ مانے ناشکرا اور نافرمان بن جائے۔

وما علینا الاالبلاغ المبین

ازطرف

گنہگار بندہ

zainab_aur_pardah@hotmail.com

نوٹ:

1- میں نے یہ خط لوگوں سے دشمنی کرنے کے لیے نہیں لکھا، بلکہ مقصد صرف ہدایت ہے۔

2- اگر بہتر سمجھیں تو اس خط کی کاپی کروا کر آگے بانٹیں

ہماری مطبوعات

☆ ''اسلام اور امیر اسلام'' اس کتاب میں ''اسلام'' اور'' امیر اسلام'' کی وضاحت قرآن او احادیث کی روشنی میں کی گئی ہے۔ اللہ کی اطاعت رسولؐ و اولی الامر کی اطاعت کی وضاحت قرآن کریم کی روشنی میں کی گئی ہے۔

☆ مقتل حسین علیہ السلام مصنفہ فخر الاماجد والاماثل سید حسین نقوی الامروہوی یہ کتاب چودہ مجالس پر مبنی ہے جس میں فضائل و مصائب عالمانہ اور اچھوتے انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ یہ کتاب دوسری بار شائع کی گئی ہے۔

☆ ''آداب علم و معاشرت'' میں ان آداب کا تذکرہ کیا گیا ہے جو رسالت مآبؐ اور آئمہ علیہم السلام کے بیان کردہ ہیں۔ معلم اور طالب علم کے حقوق و فرائض اور علم حاصل کرنے کے طریقے۔ تدریس کے اصول بیان کئے گئے ہیں نیز معاشرے احادیث نبویؐ اور اقوال آئمہ طاہرین کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔

☆ حج اور اس کے عبادی و سیاسی پہلو اور مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کے سلسلہ میں مغرب کے منحرف اسلام کے کردار پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

☆ ''ظہور امام مہدی علیہ السلام قریب تر ہے'' یہ کتاب سات حصوں پر مشتمل ہے جس میں امام آخر الزمان علیہ السلام کے ظہور کا تذکرہ ان واقعات کا ذکر جو ظہور سے قبل رونما ہوں گے۔ غیر مذاہب کے لوگوں کی اور مستقبل شناسوں اور نجومیوں کی پیش گوئیاں، مسلمانوں کی حالت زار، یہودیوں اور عیسائیوں کا کردار، ظہور کی علامتیں، ناسٹرڈیمس کی پیشگوئیاں، آخری جنگ عظیم کا تذکرہ اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت طول عمر انبیاء علیہم السلام کی غیبتیں تیسری عالمی جنگ، خلائی مخلوق کا انسانوں سے رابطہ اور پیشگوئیوں پر مشتمل ہے۔ مزید تابناک زندگی کے متعلق دانشوران علم کے نظریات، اسلامی اقتصادیات حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں خیالات، ضروری اور معرفت امام پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ حکومت الہیہ کے آخری تاجدار کا ظہور۔

☆ ظہور امام مہدی قریب تر ہے (یکجا شدہ)

☆ دستِ انتقام

☆ ظہورِ قائمؑ بالعمل

☆ دہشت گردی اور معاشرہ

☆ تشرفِ ملاقاتِ امامِ زمانہؑ وعصمتِ سادات

☆ جہاد اور غلبہ اسلام

☆☆☆☆☆

شیعہ ملٹی میڈیا ڈاٹ کام

مرکزی ویب سائٹ آف عزاداری، پاکستان

شیعہ ملٹی میڈیا

شیعہ کُتب ڈاونلوڈ کرنے کے لیے

www.ShiaMultimedia.com